بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاما محمودا۔

سیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ ○ سوموار ۹ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ، ۷ نبوت ۱۳۶۰ ہش، ۷ دسمبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارے غموں کو دور کرنے کیلئے ایک فقرہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کافی ہے

یہ موقعہ غم کے نہیں بلکہ اللہ کی رحمتوں کے حصول کے ہوتے ہیں انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے

احباب جماعت کو حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی بلندیٔ درجات کیلئے خصوصی دعائیں کرنے کی تلقین

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی قابلِ قدر زندگی اور خوبیوں کا تذکرہ : حضور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۴ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات پر مرحومہ کے اوصاف اور خدمات کا نہایت احسن پیرائے میں ذکر کرنے کے ساتھ ان کے لئے احباب جماعت کو خاص دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے سارے غموں کو دور کرنے کے لئے صرف ایک فقرہ کافی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یہ موقعہ غم کے نہیں بلکہ خدا کی رحمتوں کے حصول کے موقعے ہوتے ہیں انہیں اپنی غفلتوں سے ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے وفادار بنے رہیں تو وہ اپنے فضلوں کی بارش اسی طرح کرتا رہے گا جس طرح پہلے سے کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنے اس انتہائی بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور نے فرمایا اللہ نے جو بہت بڑے خزانے عطا کئے ہیں ان میں سے ایک بہت ہی عظیم خزانہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی قضا نازل ہو جو دنیوی حالات میں تکلیف دہ ہو تو ایک ہی نعرہ زبان پر لانا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضور نے فرمایا جیسا کہ دوست جانتے ہیں کل شام قریباً ساڑھے آٹھ بجے منصورہ بیگم اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضور نے فرمایا میرا ان کا ساتھ بڑا لمبا تھا۔ قریباً ۴۷ سال ہم میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے رہے اور اس عرصے میں جہاں انہیں مجھے دیکھنے اور سمجھنے اور پرکھنے کا موقعہ ملا اسی طرح مجھے بھی انہیں دیکھنے، سمجھنے اور پرکھنے کا موقعہ ملا۔

حضور نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے ساتھ گزرے ہوئے ایام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمارا رخصتانہ ۵ اگست ۱۹۳۴ء کو ہوا تھا اور ۶ اگست کو میں انہیں بیاہ کر قادیان پہنچا تھا۔ اور ایک ٹھیک ایک ماہ بعد یعنی ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو میں اپنی تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہو گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ پہلی چیز تھی جس نے مجھے موقعہ دیا کہ میں ان کی طبیعت سمجھوں۔ ایک ذرہ بھر بھی انقباض ان کے چہرے پر یا ان کی طبیعت میں پیدا نہیں ہوا کہ میں اپنی وہ تعلیم مکمل نہ کروں جس تعلیم نے آئندہ چل کر مجھ سے بہت سی خدمات لینی تھیں۔

حضور نے فرمایا ہماری شادی ان بہت سی بشارتوں کے نتیجے میں ہوئی تھی جو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم نور اللہ مرقدہا کو ہوئی تھیں۔ اور یہ رشتہ حضرت اماں جان نے خود کروایا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ انتخاب اللہ تعالیٰ نے بعض اغراض کے ماتحت خود کیا تھا اور میرے لئے ایک ایسی ساتھی عطا کی جو میری زندگی کے مختلف ادوار میں میرے بوجھ بانٹنے کی اہلیت بھی رکھتی تھی اور عزم اور ارادہ بھی رکھتی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس عطاء پر میں جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں مختصراً بعض باتیں بیان کر کے امید کرتا ہوں کہ ہم اس جانے والی روح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ خطاؤں کو معاف کرے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔

حضور نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر جاری رکھتے ہوئے اوپر بیان کردہ حصول تعلیم کی غرض سے انگلستان جانے کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی کے ایک ماہ بعد ہنستے ہوئے چہرے سے رخصت کر دینا اور پھر قریباً ساڑھے تین سال کی جدائی کا عرصہ گزارنا ان کے ذاتی اوصاف پر دلالت کرتا ہے ——— اس جدائی نے اُن کی طبیعت پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ اور جس مقصد کے لئے حضرت مصلح موعود نے میرے آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کرنے کو پسند کیا اس مقصد کے حصول کے دوران انگلستان میں اپنے قیام کے دوران مجھے ایک دن بھی یہ فکر نہیں ہوا کہ وہ اس جدائی سے گھبرائیں گی۔ کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ وہ گھبرانے والی روح نہیں۔ حضور نے بعد کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں تعلیم مکمل کر کے ۱۹۳۸ء میں واپس آیا تو ہجرت ۱۹۴۷ء تک قریباً نو سال کا عرصہ ان کے ساتھ قادیان میں رہا۔ میں واقفِ زندگی تھا اور کوشش کرتا تھا کہ

باقی صـ۸ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۵ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت ضعف کی وجہ سے خراب ہے۔

احباب کرام خصوصی التزام، توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحتِ کامل عطا کرے۔ آپ کو ہر مشکل، دکھ اور تکلیف سے بچائے، اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور ہر آن اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

• مکرم قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دو روز سے شدید بیمار ہیں۔ اچانک خون کی قے آئی اور طبیعت خراب ہو گئی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مکرم قریشی صاحب کو جلد از جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشارت احمد بشیر۔ نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

• خاکسار بعارضہ درد گردہ ۱۹۷۸ء سے بیمار ہے کبھی تکلیف شدت اختیار کر جاتی ہے اور کبھی افاقہ ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد چک ۳۶۹ ج۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ)

• یہ عاجز ۱۹۷۷ء سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ سماعت بند ہے۔ لقوہ ہو چکا ہے۔ لقوے سے دائیں آنکھ خراب ہے۔ جسمانی کمزوری بہت ہے جلسہ سالانہ قریب ہے۔ حاضری کے لئے دل تڑپ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اس عاجز کو جلسہ سالانہ کی برکات سے حصہ وافر ملے۔ اللہ تعالیٰ عاجز پر رحم فرمائے اور ربوہ پہنچنے کا سامان ہو جائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبد الحمید خان شوق۔ لاہور)

• خاکسار کی اہلیہ محترمہ والدہ محترم صفدر نذیر صاحب گولیکی حال مربی مرید کے اپریشن کے بعد بھی بیمار چلی آتی ہیں۔ تمام احباب کرام اور خاندان حضرت اقدس سے درخواستِ دعا ہے کہ محترمہ کو جلدی اللہ تعالیٰ شفا عطا کرے۔

(چوہدری) نذر محمد نذیر سب انجینئر مکینیکل لوکوشیڈ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

• مکرم محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی چند روز سے اعصابی تکلیف اور بے چینی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت کاملہ اور احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ر صفر ۱۴۰۲ ھ
۷ر فتح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا شناسی کا سب سے اہم ذریعہ

وسیع و عریض کائنات، اس کا محکم و ابلغ نظام، کائنات کا ذرّہ ذرّہ اور اس میں پوشیدہ خواص اور طاقتیں، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی صفت خلق کے ان مظاہر کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی پیدائش اور اس میں پوشیدہ طاقتوں کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ (النمل آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور (کس نے) تمہارے لئے بادل سے پانی اُتارا ہے اور پھر اُس (پانی) کے ذریعہ سے ہم نے خوبصورت باغ نکالے ہیں۔ تُم ان باغوں کے درخت نہیں اُگا سکتے تھے۔ کیا اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہے؟ (جو سب کائنات کا پیدا کرنے والا اور اس کے نظام کو چلانے والا ہے) لیکن یہ کافر) ایسی قوم ہیں جو اُس کے شریک بنا رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ خاص طور پر کرّہ ارض اور اس میں پائی جانے والی چیزوں اور ان میں انسانوں کے لئے پائے جانے والے فائدوں کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (النمل آیت ۶۲)

ترجمہ (بتاؤ تو) کس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا ہے اور اس کے بیچ میں دریا چلائے ہیں اور اس کے (فائدہ) کے لئے پہاڑ بنائے ہیں اور دو سمندروں کے درمیان (جن میں سے ایک میٹھا اور ایک کھاری ہوتا ہے) ایک روک بنائی ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خشکی اور تری میں پائے جانے والے خطرات سے نجات کے مخفی سامانوں اور ان کی کارفرمائی کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (النمل آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) وہ کون سی ہستی ہے جو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمہیں راہِ نجات دکھاتی ہے اور وہ کون ہے جو اپنی رحمت کے نزول سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر بھیجتا ہے۔ کیا اس (قادرِ مطلق) اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ اللہ کی شان اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں بہت بلند و بالا ہے۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے آغاز اور اس کے تسلسل اور زمین اور آسمان سے رزق کی فراہمی کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے بھی اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (النمل آیت ۶۵)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو کہ) وہ جو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور پھر پیدائش کے سلسلہ کو جاری کرتا ہے اور جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دیتا ہے، کیا اس (قادرِ مطلق) اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ کہہ دے کہ اگر تُم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (اس بات کے ثبوت میں کہ اس کے ثانی اور بھی ہیں)

ان سب آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس کائنات، اس میں جاری و ساری محیر العقول نظام اور اس کی ایک ایک شئے اور اُس میں پوشیدہ خواص اور انسانوں پر اپنے احسانوں کو اپنی وراء الوراء ہستی اور غیر محدود قدرتوں کے ثبوت کے طور پر نہایت ہی پُر اثر انداز میں پیش کیا ہے اور اس طرح دہریوں اور مشرکوں پر ان کی غلطی کو بہت ہی پُر حکمت طریق پر آشکار کیا ہے۔ لیکن بالعموم ایسے لوگ کج بحثی سے کام لیتے ہوئے ایسے واضح اور بیّن ثبوتوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ دہریے تو یہ کہہ کر کہ یہ نظام ازل سے از خود خوش اسلوبی سے چلتا چلا آ رہا ہے اسے بنایا کسی نے نہیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے انکار پر مصر رہتے ہیں، اور مشرک بلا وجہ یہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ اس کائنات کو فلاں دیوتا یا دیوتاؤں نے پیدا کیا ہے اور وہ سب مل کر اس کے نظام کو چلا رہے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ اور بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ کر ان کی کج بحثی، غلط اندازِ فکر اور مجرمانہ ذہنیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

انہی آیات کے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور قدرتوں کا ایسا زبردست ثبوت پیش کیا ہے کہ جس کی صداقت کو ہر دہریہ اور مشرک اگر چاہے تو بآسانی پرکھ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے وہ ثبوت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (نیز بتاؤ تو) کون ہے جو کسی بے کس کی دُعا کو سنتا ہے جب وہ اُس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور اُس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔ اور تمہیں (یکے بعد دیگرے) ملک کا حاکم بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے (جو ایسا کر سکتا ہو) تُم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ کائنات اور اس کے محیر العقول نظام کو اپنی ہستی اور غیر محدود طاقتوں اور قدرتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے وہاں اس نے قبولیت دعا کی شکل میں ایک ایسا ثبوت پیش فرمایا ہے جس کا ہر شخص خود ذاتی طور پر تجربہ کر کے اُس کی ہستی پر ایمان لا سکتا ہے۔ اس ذاتی تجربہ کے بعد اُس کے لئے اس امر کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں رہتا کہ وہ اس بات پر بھی دلی یقین کے ساتھ ایمان لائے کہ یہ وسیع و عریض کائنات اور اس کا محیر العقول نظام خدائے قادرِ مطلق اور واحد و لاشریک کا ہی پیدا کردہ ہے اور وہی اس کو چلا رہا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس نے دعاؤں کی قبولیت کو خدا شناسی کا ایک زبردست ذریعہ قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ ہمارا خدا تو پہچانا ہی اس امر سے جاتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دردبھری دُعاؤں کو سُنتا اور اُنہیں قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ آپ قبولیتِ دعا کو خدا شناسی کا سب سے اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

۱۔ "جو دعا سے مُنکر ہے وہ خدا سے منکر ہے۔ صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱)

۲۔ "دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے۔ تو کہہ دے کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیاءِ صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور (اللہ تعالیٰ نے) قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۸)

۳۔ "اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر (انسان کو لازم ہے کہ) صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے ــــ "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے" ــــ حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے ..... جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۳)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کہتا ہے کہ تُم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تُم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔ عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔" (الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیرتِ الٰہی کے عبرت ناک نمونے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی شاہد ربوہ

(۴)

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی کا واقعہ

اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی ثم کراچی نے بھی بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم قادیان کے قریب ایک موضع کوٹھ کے نمبردار سردار بڈھا سنگھ کے بیٹے تھے اور منگل سنگھ کہلاتے تھے۔ پرائمری تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی اسی تعلیم کے دوران آپ پر اسلام کی حقیقت کھلی اور آپ قریباً سولہ سال کی عمر یعنی عین نوجوانی میں ہی مسلمان ہو گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابھی کم عمر تھا اور ڈر تھا کہ میرے والدین مجھے ڈرا دھمکا کر اسلام سے برگشتہ نہ کر دیں اس لئے میں حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے مشورہ سے گوجرانوالہ چلا گیا۔ میرے مسلمان ہو جانے اور قادیان سے چلے جانے کی خبر سن کر علاقے کے سکھوں اور ہندوؤں میں ایک ہیجان اور اضطراب پھیل گیا میرے والد صاحب نے میری گمشدگی کے بارے میں پولیس میں اطلاع کر دی جس پر عدالتی کاروائی شروع ہو گئی اور مجھے گوجرانوالہ میں ڈھونڈ نکالا گیا سپرنٹنڈنٹ پولیس نے میرے بیانات لئے۔ میں نے اپنے بیانات میں لکھوایا کہ میں بالغ ہوں اور سوچ سمجھ کر اپنی مرضی سے مسلمان ہوا ہوں اور اپنی خوشی سے گوجرانوالہ میں رہ رہا ہوں ایک انگریز سول سرجن نے بھی میرے بالغ ہونے کی تصدیق کر دی۔ اس پر میرے والد صاحب کا کیس خارج ہو گیا

اس کے بعد میں قادیان واپس آ گیا اور وہاں آزادی سے اپنے والدین سے بھی ملنے لگا میرا ایک رشتہ دار بھگت سنگھ (جو میرے مسلمان ہونے سے کئی سال قبل قتل کے ایک کیس میں سزایاب ہوا تھا اور لمبی سزا کاٹ کر واپس آ چکا تھا) نے بھی میری تلاشی کے دوران میرے والد صاحب کے ساتھ حصہ لیا۔ میری والدہ نے ایک دن مجھے بتایا کہ جب تمہاری تلاش جاری تھی تو بھگت سنگھ نے ہمیں کہا کہ اگر منگل سنگھ مجھے کہیں مل گیا تو میں اس کی ایک ٹانگ کاٹ کر اسے لنگڑا کر دوں گا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے غضبناک ہو کر کہا

"بھگت سنگھ تیرا کیا حق ہے کہ تو میرے بیٹے کی ٹانگ کاٹے۔ وہ جہاں رہے زندہ رہے اور خوش رہے"۔

اس کے بعد سے مجھے اس سے اس قدر نفرت ہو گئی کہ میں نے کبھی اسے منہ نہیں لگایا بھگت سنگھ نے یہ بات کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لی اور والدہ صاحبہ بھی اتنا کہہ کر خاموش ہو گئیں مگر غیور خدا نے اسے اس کی ایسی سزا دی کہ اس کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی عبرت کا نشان بن گئی واقعہ یوں ہوا کہ ہمارے علاقہ کے ایک سردار دسا کھا سنگھ بلیاں کے گھر ایک ڈکیتی ہوئی اور ڈاکو انہیں زخمی کر کے بہت سا سامان لوٹ کر لے گئے۔ پولیس رپورٹ ملنے پر پکڑ دھکڑ کرنے لگی اور علاقے کے بہت سے مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان میں بھگت سنگھ بھی گرفتار ہوا۔ پولیس نے اپنے دستور کے مطابق تمام ملزموں پر بڑی سختی کرنے اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر اقبال جرم کرانے لگی ایک دن میرے والد صاحب کو بھگت سنگھ کا یہ پیغام ملا کہ میں نے دس سال جیل میں رہ کر اتنی تکلیف نہیں پائی جتنی کہ اب پا رہا ہوں میں بے گناہ ہوں اور میری رہائی کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آپ قادیان میں جا کر کسی بڑے آدمی کے ذریعے میری سفارش کرائیں۔

چنانچہ میرے والد صاحب قریباً دس معزز سکھوں کو لے کر قادیان آئے اور مجھے ساتھ لیکر حضرت مولوی نورالدین صاحب کے حضور سفارش کرنے کو کہا۔ میں نے جب حضور کی خدمت میں تمام حالات بیان کئے تو حضور نے فرمایا تم سے بڑا آدمی اور کون ہے۔ (حالانکہ میں سولہ سال کا لڑکا ہی تو تھا) تم پولیس کے پاس چلے جاؤ اور اور وہاں جو بھی افسر ہو اسے جا کر کہو کہ نورالدین نے مجھے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے کسی بے گناہ کی سفارش کرنا جائز ہے۔ ماننا یا نہ ماننا آپ کا اپنا کام ہے اور اسی مفہوم کی ایک حدیث بھی پڑھی جو مجھے اب یاد نہیں

اس وقت موضع ٹھیکری والا میں پولیس نے ملزموں کو اکٹھا کر رکھا تھا اور وہیں ان پر تشدد کر رہے تھے۔ میں بے دھڑک پولیس کے بڑے افسر کے پاس جا پہنچا۔ اپنا تعارف کرایا اور حضرت صاحب کا پیغام من و عن اسے پہنچا دیا۔ میری بات ختم کرنے پر اس پولیس افسر نے اسی وقت بھگت سنگھ کو بلایا اور کہا کہ اگر ہم چاہیں تو تمہیں سات سال تک کی قید دلوا سکتے ہیں لیکن میری طرف اشارہ کرتے ہوئے نے اس نوجوان کی سفارش پر ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ یہ سنتے ہی بھگت سنگھ میرے پاؤں پر گر پڑا اور بار بار شکریہ ادا کرنے لگا ابھی وہ پوری طرح شکریہ ادا نہ کر پایا تھا کہ میرے والد صاحب اس کی طرف بڑھے اور پوچھا۔

بھگت سنگھ تم جانتے ہو یہ لڑکا کون ہے۔ اور بھگت سنگھ نے واقعی مجھے اپنی دس سالہ قید سے واپس آنے کے بعد آج پہلی بار دیکھا تھا۔ اس نے کہا میں تو نہیں جانتا اس پر میرے والد صاحب نے اسے کہا۔ یہ وہی لڑکا ہے جس کی تم ٹانگ کاٹنا چاہتے تھے۔ بھگت سنگھ بے ساختہ بول اٹھا: "سردار جی۔ ایہہ تے کوئی بھگت بن گیا اے جس ایدھی طرف کوئی ڈنگی نظراں نال بھی ویکھے تے میں اس نوں تھاں مار دیاں"

اور اس کے بعد بھگت سنگھ ایسا رام ہوا کہ میرا فدائی بن گیا اور مجھے وقتاً فوقتاً تحفے لا کر دیتا۔

ادھر جب میں پولیس افسر کا شکریہ ادا کر کے واپس جانے لگا تو وہ مجھے علیحدگی میں لیجا کر کہنے لگا کہ حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دینا اور کہنا کہ یہ تو ایک معمولی سا کام تھا اگر اس سے بڑا بھی ہوتا تو میں اسے خوشی سے بجا لاتا اور پھر کہا۔ میرا نام دلاور علی شاہ ہے اور میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوں ایک بار مجھے لقوہ ہو گیا تھا تو ان کے علاج سے میں نے شفا پائی تھی۔ میں عنقریب نذرانہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

جب حضرت مولوی نورالدین صاحب نے یہ سارا ماجرا سنا تو الحمدللہ کہا۔ اور فرمایا "یہ سب نورالدین کے مولا کے تصرفات ہیں"۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا واقعہ

اس سے زیادہ عبرت ناک واقعات حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی کتاب حیات قدسی میں بیان فرمائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ

"میں ابھی نوجوان تھا اور موضع دھدریانیں جو ہمارے گاؤں راجیکی سے ایک کوس جانب جنوب مغرب واقع ہے تبلیغ کے لئے جایا کرتا تھا وہاں کے ملاں محمد عالم نے مجھ پر کفر کا فتویٰ لگا کر لوگوں کو میرے خلاف اکسایا اور اسی گاؤں کے ایک مضبوط نوجوان جیون خان نامی کو ایسے رنگ میں شہ دی کہ وہ میرے قتل کے درپے ہو گیا اور اس نے مجھے باقاعدہ پیغام بھجوایا کہ اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو اس گاؤں کا رخ نہ کرنا۔ جیون خان جس گھرانے سے تعلق رکھتا تھا وہ جتھے کے لحاظ سے گاؤں کے تمام زمینداروں پر غالب تھا اس لئے مجھے بہت تشویش لاحق ہو گئی اور دعا کرنے لگا۔ اگلے دن ہی مجھے اطلاع ملی کہ جیون خان شدید قولنج میں مبتلا ہو گیا ہے اور محمد عالم خان کو ایک بداخلاقی کی بنا پر مسجد کی امامت سے الگ کر دیا گیا ہے جیون خان کی حالت تو درد قولنج سے یہاں تک پہنچی کہ چند دنوں کے اندر وہ قوی ہیکل جوان مشتِ استخواں ہو کر رہ گیا اور علاقے کے تمام طبیبوں نے بھی جواب دے دیا ادھر درد سے اس کی جان نکلی جا رہی تھی اس نے گھر والوں سے کہہ دیا کہ میرے اندر وہی کلہاڑیاں اور چھریاں چل رہی ہیں جن کے متعلق میں نے میاں غلام رسول راجیکی والے کو پیغام دیا تھا۔ اب اگر میری زندگی چاہتے ہو تو خدا کے لئے اسے راضی کرو اور میرا گناہ معاف کراؤ اس پر اس کے نو دس رشتہ دار ہمارے گاؤں کے نمبردار کی وساطت سے میرے والد محترم میرے چچا علم الدین اور حافظ نظام الدین صاحب کے پاس پہنچے۔ انہوں نے اتنی آہ و زاری کی کہ اپنی پگڑیاں اپنے سروں سے اتار کر میرے پاؤں پر رکھ دیں اور کہا کہ اب یہ پگڑیاں آپ ہمارے سروں پر رکھیں گے تب ہم جائیں گے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میرے والد صاحب اور چچوں نے سفارش کی کہ میں انہیں معاف کر دوں۔ پھر اپنے انہی بزرگوں کی معیت میں ان لوگوں کے ساتھ موضع دھدریا پہنچا۔ جیون خان مجھے آتا دیکھ کر میری توبہ، میری توبہ کہتے ہوئے میرے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا اور اتنا رویا اور چلایا کہ اس کے گھر والوں نے بھی رونا پیٹنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہوا کہ ہمارے پہنچتے ہی وہ افاقہ محسوس کرنے لگا اور پھر جب تک ہم وہاں بیٹھے رہے وہ آرام سے پڑا رہا مگر جونہی ہم اپنے گاؤں کو واپس لوٹے اس کی درد و کرب سے پھر پہلے کی سی حالت ہو گئی چنانچہ اس کے رشتے دار پھر مجھے لینے کے لئے میرے پاس پہنچے۔ میں اپنے والد اور چچوں کے فرمانے پر دوبارہ جیون خان کے گھر چلا آیا اب کے گھر کی تمام عورتوں اور مردوں نے نہایت منت سے کہا کہ جب تک جیون خان کو صحت نہ ہو جائے میں اس کے پاس ہی رہوں ادھر ملاں عالم نے کہنا شروع کر دیا کہ جس مریض سے علاقے کے اچھے اچھے طبیب مایوس ہو چکے ہیں بھلا یہ مرزائی اسے کیا صحت بخشے گا۔ میں نے یہ باتیں سنیں تو جوشِ غیرت سے اپنے خدا کے حضور بڑے الحاح اور توجہ کے ساتھ اسکی صحت کے لئے دعا کرنے لگا۔ خدا کی شان کہ ابھی ہفتہ عشرہ بھی نہیں گذرا تھا کہ جیون خان صحت یاب ہو گیا۔ اس کرشمۂ قدرت سے گاؤں کے علاوہ گرد و نواح کے لوگ بھی ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے اور جابجا سیدنا حضرت اقدس کی اعجازی قوت کا چرچا ہونے لگا جس کے مریدوں کی دعا میں بھی اتنا اثر پایا جاتا ہے۔

ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ادھر اللہ تعالیٰ کے قہری ہاتھ نے ملاں محمد عالم کو پکڑا اور وہ ایسے بھیانک مرض میں مبتلا ہو گیا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ بالکل سیاہ ہو گیا اور آخر وہ اسی مرض میں موت و حیات کی کشمکش سے دوچار رہنے کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرھویں صدی کا پہلا سالانہ اجتماع انصار اللہ

کوائف وحقائق کے آئینہ میں

(تحریر وتصاویر مرسلہ :- قائد عمومی - مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ اختتامی خطاب سے قبل صدر محترم کے پیش کردہ اجتماع کے کوائف ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

۱- خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ۲۴ واں سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۳ اخاء / اکتوبر تا یکم تبوک / نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء اپنی خصوصی روحانی اور پاکیزہ روایات کے ساتھ تین دن جاری رہ کر اعداد و شمار کے گراف کو بلند سے بلند تر کرتے ہوئے - کامیابیوں اور کامرانیوں کے نئے ریکارڈ کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا - اس بابرکت اجتماع کے دوران یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان رہا۔ کہ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود اس کے کہ حضور کی طبیعت کچھ روز سے ناساز رہی تھی - افتتاحی لوح پرور اور اختتامی خطابات سے نوازا اور دل و دماغ کو جلا عطا کرنے والے زندگی بخش ارشادات سے اپنے خدام کو سرفراز فرمایا -

۲- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں اپنی اپنی مجالس کی نمائندگی کو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۸۱ء کے ذریعہ لازمی قرار دیا تھا - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کا جماعتوں اور مجالس میں پہنچنا تھا کہ ہر طرف ہل چل اور سرگرمی نظر آنے لگی - اور جلد ہی پورے ملک سے اطلاعات موصول ہونے لگیں کہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہی ہے -

سابقہ سالوں میں تو یہی معمول تھا کہ ڈیڑھ دو اڑھائی صد تک مجالس کی طرف سے اجتماع سے قبل نمائندگان کی اطلاع موصول ہوتی - اور اس کو بہت ہی بڑی کامیابی سمجھا جاتا لیکن امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد تنو اجتماع سے قبل چھ صد مجالس نے اپنے نمائندگان کے نام بھجوا کر صدر محترم کی منظوری حاصل کر لی - الحمد للہ

نتیجۃً امسال کل ۸۵۲ مجالس انصار اللہ سے باقاعدہ نمائندوں کی تعداد ۱۳۱۶ تھی جس نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے الحمد للہ

تمام مجالس کی نمائندگی کے علاوہ یہ تحریک بھی کی گئی تھی کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریکِ اجتماع ہوں - اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں بھی پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے جوق در جوق مرکز پہنچے اور اس کثرت سے مرکز پہنچے کہ منتظمین کے لئے رہائش اور خوراک کے انتظامات میں ہنگامی بنیادوں پر ردّ و بدل ضروری ہو گیا -

امسال کل اراکین مجلس کی تعداد ۴۶۰۰ رہی اس طرح حاضری کا بھی نیا ریکارڈ قائم ہوا الحمد للہ -

علاوہ ازیں اجتماع کا پروگرام اپنی دلکشی کے باعث زائرین کو بھی اپنی طرف کھینچتا رہا اس طرح خدام اطفال اور دوسرے معزز دوست جو اپنے احمدی دوستوں کے ہمراہ آتے رہے ان سب زائرین کی تعداد ۳۱۸۳ رہی اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع کامیابی کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے - بلاشبہ یہ سب حقائق قدرتِ ثانیہ کی صداقت و عظمت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ الحمد للہ -

اور پھر یہ بات کہ امسال ۸ غیر ممالک سے بھی گیارہ انصار بطور نمائندہ مجلس ملک اس مرکزی اجتماع میں شریک ہوئے - الحمد للہ جن ممالک سے نمائندے آئے ان کے نام ہیں - ایران - کینیڈا - جرمنی - سری لنکا افغانستان ، بنگلہ دیش ، بھارت - انگلستان - امید ہے کہ آئندہ اس روایت کو مزید آگے بڑھایا جائیگا اور زیادہ سے زیادہ ممالک کے نمائندے اجتماع انصار اللہ مرکزیہ سے مستفیض ہوں گے -

۳- قبل ازیں منعقد ہونے والے ۲۳ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے مرکزی دفتر کے احاطہ کے اندر گراسی پلاٹ میں منعقد ہوتے رہے - آج سے آٹھ دس سال قبل سیدنا حضرت اقدس نے اجتماع ہی مواقع پر اپنے ایک خطاب میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے اجتماع کو کھلے میدان میں منتقل کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا بہر حال یہ سعادت موجودہ صدر محترم اور مرکزی مجلس عاملہ کے حصہ میں آئی کہ مرکزی دفتر کی تمام پُر کشش سہولتوں گراسی پلاٹ سرسبز ماحول درختوں کے سائے شہر اور بازار کے قریب تر ہونا - دار الضیافت اور رہائشی بیریکس کی قربت نیز گرد و غبار نہ ہونے اور سب سے بڑھ کر تمام دفاتر کا نئی جگہ شفٹ کرنے کا مسئلہ یہ سب باتیں اس حق میں تھیں کہ اجتماع اسی روایتی جگہ پر ہی منعقد ہو - لیکن یہاں سب سے بڑی روک جگہ کی قلت تھی اور اس کا حل سوائے کھلے میدان میں منتقل ہونے کے کوئی نہیں تھا - ان تمام امور و مسائل اور نئے مقام اجتماع میں درپیش امور کے سلسلہ میں فیصلہ کے لئے صدر محترم نے اجتماع کی انتظامیہ کمیٹی مقرر فرمائی - جس نے مختلف جگہوں کا معائنہ کر کے یہی فیصلہ کیا - کہ جلسہ سالانہ کے میدان کے گرد و غبار کو قابو میں لا کر وہاں دفاتر طعام گاہ اور کھیل کا میدان تیار کیا جائے اور اجتماع کا پنڈال مسجد اقصیٰ کے وسیع و عریض صحن میں قائم کیا جائے جو سابقہ مقام اجتماع سے دو اڑھائی گنا زیادہ وسیع و عریض ہو گا -

۴- نئی جگہ اجتماع منتقل کرنے سے انتظامیہ کمیٹی کو ایک خدشہ یہ لاحق تھا کہ رہائش گاہ سے اجتماع گاہ کا فاصلہ پہلے سے تین چار گنا بڑھ گیا ہے - اس فاصلے کی وجہ سے کیا اجتماع کی حاضری پر تو اثر نہیں پڑے گا لیکن اس سلسلہ میں بھی تمام خدشے بے بنیاد ثابت ہوئے - اور اجتماع کے علمی پروگرام کے علاوہ صبح کی نماز تہجد میں بھی یہ امر دیکھنے میں آیا کہ صبح سوا چار بجے ہی پنڈال کا نصف صحن پُر شوق نمازیوں سے پُر ہو چکا ہوتا تہجد اور نماز فجر میں حاضری ڈیڑھ دو ہزار کے لگ بھگ ہو جاتی سابقہ پُر کشش اور قرب کے حامل اجتماع گاہ میں بھی اتنی زیادہ حاضری تہجد کے وقت نہیں ہوتی تھی - اور یہ بھی ایک وجہ تھی کہ بعض دوستوں نے تجویز پیش کی تھی کہ گزشتہ اجتماع پر تہجد اور نماز فجر اجتماع گاہ میں ادا کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے ربوہ کے انصار کو بھی باہر کی مجالس کے انصار کی طرح ناشتہ اور کھانا مہیا کیا جائے لیکن یہاں نظارہ یہ نظر آتا ہے کہ رہائشی جگہ اور نئے اجتماع گاہ میں چار گناہ فاصلہ بڑھ جانے اور مقام اجتماع شہر سے باہر منتقل ہو جانے کے باوجود نماز تہجد میں حاضری نے پہلے سالوں کے تمام گلے شکوے دھو دیئے - یہ پہلو بھی اپنوں کیلئے تقویت ایمان اور دوسروں کیلئے حیرانی کا باعث بنا - الحمد للہ -

۵- دوسرے تمام علمی پروگراموں کو بھی ذوق شوق سے سنا گیا - انصار تو حاضر ہوتے ہی تھے خدام اور اطفال بھی اس کثرت سے اس اجتماع میں شریک ہوئے - کہ بہت سے احباب کو پنڈال سے باہر ہی تقاریر سننا پڑیں - کہاں یہ حقیقی صورت حال اور کہاں انتظامیہ اجتماع کی سوچ کا یہ انداز کہ اجتماع میں حاضری کو قائم رکھنے کے لئے ربوہ کے مختلف محلوں سے احباب کو ٹرالیوں اور ٹرانسپورٹ کی دوسری سہولت مہیا کی جائے جس کی اجتماع شروع ہونے کے بعد خدا کے فضل سے ضرورت ہی محسوس نہ کی گئی - اور ٹرانسپورٹ کی سکیم دھری کی دھری رہ گئی -

۶- ایک مزید نیا ریکارڈ محترم نائب صدر صف دوم نے انصار کو سائیکل سفر کی دور رس سکیم کے تحت دور و نزدیک مجالس کے انصار میں تحریک کی کہ وہ سائیکل پر سفر کر کے اجتماع میں پہنچیں -

پُر عزم اور پُر اعتماد انصار ـــــ توجہ اور انہماک سے حضورِ اقدس کا تاریخ ساز اختتامی خطاب سُن رہے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مرکزی تحریک کے جواب میں دو ونزویلا کے انصار نے ہزاروں میل کا سفر طے کیا جن میں تقریباً کے دو انصار بھی شامل تھے جو سات سو میل سے زائد فاصلہ سات دنوں میں طے کر کے اجتماع سے ایک دن پہلے مرکز میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی صحتوں اور عمروں میں برکت ڈالے آمین۔

یہ اجتماع انصار اللہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع تھا اس لئے داخلہ کے لئے ایک بڑا دروازہ تعمیر کیا گیا تھا جس پر ایک بینر آویزاں کیا گیا جس پر تحریر تھا پندرھویں صدی ہجری۔ غلبۂ اسلام کی صدی۔ تمام بنی نوع انسان کو مبارک ہو۔ آمین۔

اسی طرح پنڈال میں سٹیج کے اوپر افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا بینر آویزاں تھا۔ اور مختلف اطراف میں ایمان افروز اقتباسات کے بینرز آویزاں تھے۔ اسی طرح اجتماع کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس کا افتتاح پندرھویں صدی ہجری کے دوسرے سال کے عین پہلے دن یعنی یکم محرم الحرام کو بروز جمعۃ المبارک حضور انور نے اپنے پُر اثر خطاب سے فرمایا۔

نئے سال کا آغاز اس سے زیادہ بہتر اور مؤثر انداز میں نہیں سوچا جا سکتا تھا اور اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع یادگار رہے گا کہ اس اجتماع میں حضور نے جو ارشادات فرمائے وہ جماعت احمدیہ افراد جماعت احمدیہ اور بنی نوع انسان کے مقدر کو بدلنے اور بہتر سے بہتر بنانے اور ایک فرد و قوم کی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنے کی بنیادی شان کے حامل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ چونکہ اس اجتماع کی اختتامی تقریر میں حضور پُر نور نے دوسرے اہم ارشادات کے علاوہ ایک انتہائی دُور رس اہمیت کا حامل یہ اعلان فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیموں میں توازن قائم رکھنے کے لئے ایک مجلس توازن قائم کی جائے گی جو مختلف شعبوں کے کوائف معین شکل میں مرتب کر کے حضور کو بھجوا دیا کریں گے۔ اس طرح ہر شعبہ کے بنیادی اعداد و شمار کی ضرورت پوری ہو گی جو کہ تمام ترقیاتی منصوبوں کی بنیاد متصور ہوں گے انشاء اللہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کا پُر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ یہ سکیم پروان چڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں ایک صحت مند رجحان نئی سوچ نئے عمل اور نئے جذبوں کی ترویج کے ساتھ انشاء اللہ ایک نئے دَور کا آغاز کرے گی۔

۷۔ سیدنا حضور کی اس تحریک پر کہ اجتماعات پر ہر تنظیم ۲۱-۲۱ بکروں کا صدقہ دے مورخہ ۳۰ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے مسجد اقصیٰ کے جنوبی جانب صدر محترم مجلس مرکزیہ نے ذبح کرنے والی تیز دھار چھری ہاتھ میں پکڑ کر منتظمین و معاونین اجتماع کے ہمراہ اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد سات بکرے ذبح کر کے گوشت صدقہ میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح ۳۱ر اکتوبر اور یکم نومبر کی صبح سات سات بکرے کل ۲۱ بکرے صدقہ میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے آمین۔

۸۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ گیارہ بجے قبل دوپہر صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں شوریٰ انصار اللہ کا ایک طویل اجلاس منعقد ہوا

وَسِّعْ مَكَانَكَ کا روح پرور نظارہ

شوریٰ کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے تمام نمائندگان کو ضلعوار نظام کے تحت بٹھانے کا انتظام کیا گیا۔ مقام اجتماع میں رسیوں کے حلقے بنا کر نمائندگان کے لئے جگہ مخصوص کر دی گئی تھی۔ مگر چونکہ نمائندگان خدا کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے تھے۔ اس لئے انہیں بہت تھوڑی جگہ میں سمٹ کر بیٹھنا پڑا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے کی۔ تلاوت کے بعد انصار نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔ پھر صدر محترم نے فرمایا کہ نمائندگان کرام کو جگہ کی جو تنگی محسوس ہو رہی ہے وہ شکوہ کی جگہ نہیں بلکہ شکر کا مقام ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی مبارک تحریک پر نمائندگان اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے ہیں کہ وسیع انتظامات کے باوجود جگہ کی تنگی پھر بھی محسوس ہو رہی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ جس پر ہم اس کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اس موقع پر صدر محترم نے منتظم صاحب شوریٰ سے حلقہ شوریٰ کو وسیع کرنے کی ہدایت فرمائی جس پر حلقہ شوریٰ کو وسیع کر دیا گیا۔ تاکہ تمام نمائندگان کو نشست کے لئے جگہ مل سکے۔

صدر و نائب صدر صف دوم کا انتخاب:۔

ایجنڈا کے مطابق سب سے پہلے انصار اللہ مرکزیہ کے صدر اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب ہونا تھا چونکہ یہ انتخاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نامزد نمائندہ کی صدارت میں ہونا تھا۔ لہٰذا صدر محترم نے اعلان فرمایا کہ ایجنڈا کی پہلی شق پر اب قائد صاحب عمومی کارروائی کروائیں گے۔ اس پر قائد عمومی مکرم منور شمیم خالد صاحب نے اعلان کیا کہ انصار اللہ کے صدر اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب کرانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم محمود احمد صاحب بنگالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اپنا نمائندہ نامزد فرمایا ہے لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ سٹیج پر تشریف لا کر اجلاس کی صدارت کریں اور اگلے تین سال کے لئے صدر اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب کروائیں۔

اس پر مکرم محمود احمد صاحب بنگالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں ایجنڈا کی پہلی شق پر کارروائی شروع ہوئی اور انتخاب کی کارروائی مکمل ہونے پر محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ شوریٰ انصار اللہ کی سفارشات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور بعد میں شوریٰ کا اجلاس ابھی جاری ہی تھا کہ دو بجے بعد دوپہر مکرم محمود احمد صاحب موصوف نے سٹیج پر تشریف لا کر اعلان کیا کہ حضور ایدہ اللہ نے شوریٰ کی سفارشات کو منظور فرما لیا ہے۔ جس کے مطابق اب آئندہ تین سال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے نائب صدر صف دوم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(باقی)

سالانہ تربیتی اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸-۲۹ر اگست ۱۹۸۱ء بمقام چک ۱۶۶ مُراد ضلع بہاولنگر ـــ ضلع کی تاریخ میں سب سے زیادہ شاندار اور کامیاب سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ عظیم الشان اجتماع چک ۱۶۶ مراد کی عالیشان دو منزلہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ مسجد اور اس کے ماحول کو رنگا رنگ جھنڈیوں، آرائشی دروازوں، ایمان افروز عبارات و آیات، الہامات و قطعات پر مشتمل کپڑے کے انتہائی خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا بینر سب سے زیادہ بلندی پر آویزاں کیا گیا۔ ۲۸ر اگست جمعہ سے قبل جونہی محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ) کی کار مقام اجتماع میں داخل ہوئی لاؤڈ سپیکر پر اُن کی خدمت میں اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہا گیا۔ صدر محترم کے ہمراہ محترم شیخ نور احمد صاحب منیر اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لائے۔ خاکسار نذیر احمد خادم قائد ضلع اور دونوں نائب قائدین ضلع مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر اور مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ اور ضلعی مجلس عاملہ کے اراکین نے جناب صدر مجلس اور معزز مرکزی وفد کا پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ خطبہ جمعہ محترم شیخ نور احمد صاحب منیر نے دیا۔

نماز جمعہ کے بعد محترم جناب محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا مفہوم" کے زیر عنوان نہایت ایمان پرور تقریر کی۔ ازاں بعد محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل اور خاکسار نے تربیتی و علمی موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔

افتتاحی اجلاس اور نماز عصر کے بعد ضلع بہاولنگر اور ضلع بہاولپور کے خدام کے مابین کبڈی کا بہت دلچسپ میچ ہوا جسے تقریباً گیارہ سو شرکائے اجتماع نے دیکھا۔ یہ میچ برابر رہا۔ اجلاس شبینہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ چشتیاں، مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ اور شیخ کریم الدین ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ پہلے روز بعد نماز مغرب محترم صدر مجلس نے اڑھائی درجن قائدین مجالس ضلع بہاولنگر کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور مفید ہدایات دیں۔

دوسرے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن و حدیث، درس ملفوظات و مشعل راہ علی الترتیب مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر نائب قائد ضلع نے دیئے۔ وقفہ سیر و تفریح کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلے ہوئے جن میں منصفین کے فرائض مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ، مکرم میاں مقبول احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم پروفیسر رانا مبشر احمد خان صاحب نے انجام دیئے۔ اس دوران آہستہ سائیکل چلانے کا مقابلہ ہوا جس میں بہاولنگر شہر کے دو خدام اوّل و دوم قرار پائے۔ اس اجتماع میں مجلس بہاولنگر شہر اور مجلس چک ۱۶۶ امراد کے خدام نے خیمہ جات بھی لگائے۔ ضلع بہاولپور کی سات مجالس اور ضلع بہاولنگر کی تقریباً تمام مجالس سے گیارہ صد انصار، خدام، اطفال، مستورات اور غیر از جماعت حضرات نے استفادہ کیا۔ اجتماع کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا انتہائی دلچسپ اور معلوماتی پروگرام ہوا جس میں حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ اجلاس کے آخر میں صدر محترم نے علمی و ورزشی مقابلے میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور آپ کے ولولہ انگیز اور پُر درد اختتامی خطاب اور خاکسار کے اظہار تشکر و امتنان کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ بفضل اللہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ ہمارا یہ اجتماع ختم ہوا۔ اختتامی خطاب میں صدر محترم نے فرمایا کہ "ربوہ سے باہر پاکستان بھر میں ایسا شاندار اور کامیاب اجتماع اور کہیں نہیں ہوا"۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس اجتماع میں خدام و احباب اور مستورات چک ۱۶۶ مراد نے مہمان نوازی کی بہت عمدہ مثال قائم فرمائی۔ مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر قائد مجلس مقامی و نائب قائد ضلع نے اس اجتماع کے ہر ہر مرحلہ پر جو انتہائی قابل تحسین اور انتھک تعاون فرمایا وہ ایک ناقابل فراموش یادگار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور جملہ معاونین و منتظمین کو احسن جزا دے اور اس اجتماع کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار نذیر احمد خادم۔ قائد ضلع بہاولنگر)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔
(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ معطی حضرات کی بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۔	عبد القیوم صاحب قائد	سانگھڑ	۱۲۵ — ..	روزانہ ایک سال
۲۔	امۃ المجید صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب شرما (از طرف مظفر احمد صاحب شرما) شکارپور۔ سندھ۔		۱۲۵ — ..	" " "
۳۔	چوہدری مقصود احمد صاحب قائد ضلع شکارپور سندھ۔		۱۰۰ — ..	
۴۔	چوہدری محمد اکرم صاحب علوی روڈ	نواب شاہ	۱۰۰ — ..	
۵۔	ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب	سانگھڑ	۵۰ — ..	
۶۔	لجنہ اماء اللہ	کوئٹہ	۵۰ — ..	
۷۔	خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہی	سیالکوٹ	۵۰ — ..	
۸۔	سلیم احمد صاحب ناصر صدر جماعت	سانگھڑ شہر	۳۵ — ..	ایک خطبہ
۹۔	عبد الماجد صاحب	"	۳۵ — ..	"
۱۰۔	پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ	"	۳۵ — ..	"
۱۱۔	چوہدری محمود اسلم صاحب باندھی	نواب شاہ	۳۵ — ..	"
۱۲۔	محمد اشرف صاحب ناصر منجانب چوہدری منور احمد صاحب نواب شاہ		۳۵ — ..	"
۱۳۔	خلیفہ عبد المنان صاحب	کینیڈا	۲۴ — ..	
۱۴۔	میاں شریف احمد صاحب	لاہور	۲۰ — ..	
۱۵۔	میجر ڈاکٹر بقاپوری صاحب		۱۵ — ..	
۱۶۔	اہلیہ چوہدری مظفر الدین	ربوہ	۱۰ — ..	

(منیجر الفضل ربوہ)

ربوہ کے ماحول کو پاک صاف رکھیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب تر آرہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے مطابق ربوہ کے ماحول کو ہر لحاظ سے پاک رکھنا ہمارا اہم فریضہ ہے۔

اس سلسلہ میں تمام منتظمین اطفال ربوہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں زیادہ سے زیادہ وقار عمل منائیں اور ربوہ کے ماحول کو پاک و صاف رکھیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت اکونٹنٹ

ہمیں اپنے ادارے کیلئے ہمہ وقتی اکونٹنٹ کی ضرورت ہے۔ کسی محکمہ کے ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہش مند اصحاب مقامی امیر کی سفارش کیساتھ اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔

اصغر علی
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
گلوب ٹمبر کارپوریشن راوی روڈ لاہور

ضروری اطلاع

الیور شائنے ڈینٹل پوڈر جو نہ صرف دانتوں کی صفائی میں لاثانی ہے بلکہ پائیوریا اور دیگر امراض دنداں کو جڑ سے اکھاڑ کر مسوڑھوں کی تعمیر نو اور صحت مند بنانے میں بھی پوری صلاحیت رکھتا ہے جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ہر جنرل سٹور سے دستیاب ہے۔ نیز ایجنٹ حضرات جو مال کی سپلائی میں تجربہ رکھتے ہوں درکار ہیں۔

دوران جلسہ سالانہ الیور شائنے کے سٹال پر بالمشافہ ملیں۔ ۔ منجانب

ہیرنگ فارماسوٹیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
قیصر ہسپتال پوسٹ بکس ۱۶۵۰ لاہور

دعائے مغفرت

میری بیٹی عزیزہ امۃ المجید بی اے بی ایڈ۔ ۲۰ مارچ ۸۱ء کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

عزیزہ مرحومہ دل کی مریضہ تھیں اس کا پہلا آپریشن ۱۹۶۷ء میں جناح ہسپتال کراچی میں ہوا تھا جو کامیاب رہا۔ دوسرا آپریشن دل کا والو تبدیل کرنے کے لئے ستمبر ۱۹۸۰ء میں ہوا وہ بھی بفضل خدا کامیاب رہا۔ دو ماہ آرام کرنے کے بعد ڈاکٹروں کے مشورہ پر مرحومہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوگئی اور تین ماہ تک فرائض ادا کرتی رہی۔ جس کے بعد مصنوعی والو نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ساتھ ہی یرقان کی تکلیف ہوگئی۔ میو ہسپتال میں داخل کروایا گیا جہاں وہ ۲۰ مارچ کو وفات پاگئی۔ مرحومہ نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ وفات کے وقت وہ لاہور صدر سکول ۴ میں معلمہ تھی۔ اپنے سٹاف میں عمدہ کام اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے احترام کی نظر سے دیکھی جاتی تھی۔ موصیہ تھی۔ زندگی میں ہی اپنا تمام چندہ ادا کر چکی تھی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(میاں) عبد السلام زرگر۔ زعیم مجلس انصار اللہ گول بازار ربوہ)

(۲) ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم ساجد محمود صاحب (ابن محمد صادق صاحب آف جھنگ) ۷ اگست کو کراچی سے آتے ہوئے ٹرین کے حادثہ میں جان بحق ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم صرف ۲۱ سال کا نوجوان تھا۔ خدمت دین سے خصوصی شغف رکھتا تھا اور کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں ایک عرصہ سے بطور خادم کام کرتا تھا۔ عزیز کی اچانک وفات سے تمام اہل خانہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل خانہ کو اس صدمہ کی برداشت کے لئے ہمت اور صبر جمیل بخشے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

(اعجاز احمد ارشد۔ محمد اکرم انجم۔ خالد مسعود احمد۔ جھنگ)

(۳) مکرم مرزا حبیب احمد صاحب ایڈووکیٹ حافظ آباد۔ ۱۵ اکتوبر شام ۵ بجے کے قریب لقائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

مرحوم نیک اور با اصول انسان تھے اور حافظ آباد کے وکلاء میں سے سینئر ترین وکیل تھے آپ نے ہمیشہ با اصول وکالت کی اور کبھی بھی سچائی کو نہ چھوڑا۔ بعض اوقات آپ کو ہزاروں روپے کا نقصان ہوا مگر دوسروں کے اصرار کے باوجود حیلہ جوئی اور جھوٹ کو کبھی پاس نہ آنے دیا۔ آپ کے ساتھی وکلا آپ کے بے داغ کردار کے ہمیشہ مداح رہے اور ہیں اور ہر مشکل وقت پر آپ سے قانونی مشورے لیتے تھے۔ آپ کے ایک فرزند مکرم مرزا خلیل احمد صاحب اس وقت قائد مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد ہیں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار فرزند اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ۱۶ اکتوبر کو صبح ۹½ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست (وکلاء وغیرہ) بھی شامل ہوئے۔ نماز کے بعد تدفین ہوئی اور آخر میں خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(مغفور احمد قمر۔ مربی سلسلہ مقیم حافظ آباد)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ظفر احمد صاحب جو کہ بیرون پاکستان مقیم ہیں کا بزنیا کا آپریشن ۱۶ نومبر کو ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق خدا جلد از جلد محترم بھائی جان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین۔ (سلیم احمد شاہد (ملتانی) محلہ دار النصر وسطی ربوہ)

۲۔ میرے دوست چوہدری ولی محمد صاحب منڈی صادق گنج ضلع بہاولنگر کو بہت سی مشکلات اور پریشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور رزق کریم میں اپنی جناب سے فراخی اور وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

(صلاح الدین۔ ۸۔ ۱۸۷۔ رحیم پارک ملتان روڈ۔ لاہور)

سرمہ نور والوں کا نورانی کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کا ضامن
گھر کا چراغ اولاد نرینہ کی مجرب دوا
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۲۵

مَیں محمد ولی الدین ولد محمد فیروز الدین صاحب قوم ٹھکر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن والفورڈ لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ایک مکان جو مارگیج پر لیا ہوا ہے مالیتی ۲۰ ہزار پونڈ۔ اس وقت ۶ ہزار پونڈ قرض ہے

۲- کچھ جائیداد کوٹلی آزاد کشمیر میں ہے جس کی تفصیل معلوم نہیں۔ بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ولی الدین ولد محمد فیروز الدین صاحب لنڈن۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ لنڈن

گواہ شد:- ایم اکرم خان ولد مجید خان صاحب لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۲۶

مَیں منور احمد ناصر ولد چوہدری محمد خان صاحب آف گوئیکی حال جرمنی قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر ۲۳½ سال پیدائشی احمدی ساکن گوئیکی حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۹-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۰۰ مارک ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- منور احمد ناصر آف گوئیکی حال مغربی جرمنی۔

گواہ شد:- سید کلیم احمد صدر جماعت نوئے برگ۔ مغربی جرمنی۔

گواہ شد:- منصور احمد خان وصیت ۱۷۱۳۵ مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۴۸۲۷

مَیں رشیدہ منیر زوجہ منیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ایڈیلیڈ ساؤتھ آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱- طلائی چوڑیاں ۱۲ عدد وزنی ۷ تولے ۲ ماشہ مالیتی -/۱۴۰۰ A

۲- طلائی جڑاؤ سیٹ وزنی ۷ تولے مالیتی -/۱۰۰۰ A

۳- طلائی جڑاؤ سیٹ وزنی ۴ تولہ مالیتی -/۳۰۰ A

۴- سیونگ مشین -/۱۵۰ A

۵- مکان نصف حصہ مالیتی -/۱۶۰۰۰ A

۶- حق مہر وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- رشیدہ منیر ایڈیلیڈ ساؤتھ آسٹریلیا۔

گواہ شد:- ڈاکٹر اعجاز الحق امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا۔

گواہ شد:- منیر احمد عابد۔ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۸۲۸

مَیں محمد اشرف ولد محمد اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کاڈونا ناٹیجریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۶-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۳۲ ₦ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد اشرف ولد محمد اسلم۔ کاڈونا۔ ناٹیجریا۔

گواہ شد:- محمد اجمل شاہد مبلغ سلسلہ لیگوس نائیجیریا۔

گواہ شد:- مرزا منصور احمد ابن مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ

مسل نمبر ۲۴۸۲۹

مَیں امۃ الرشید زوجہ محمد احمد صاحب بھٹی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۱۲۰۰ روپے وصول شدہ

۲- طلائی زیورات وزنی ۸ تولے مالیتی -/۶۴۰ پونڈ۔

۳- ایک کنال پلاٹ واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی ۴۰ ہزار روپے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۳۸ پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس بچگان مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ الرشید بنت مرزا فتح دین مرحوم لنڈن۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لنڈن۔

گواہ شد:- مشہود احمد بھٹی ولد محمود احمد صاحب بھٹی۔ لنڈن۔

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
مشہور دواخانہ
گوجرانوالہ ـــــ ربوہ

آنکھ کا اپریشن
بہت نازک معاملہ ہے
سفید موتیا CATARACT
کالا موتیا GLAUCOMA
ناخونہ PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں STYES
آنکھ کا ناسور EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ EYE INJURY
بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ ----

اسماً بھی اور عملاً بھی واقفِ زندگی بنوں اور انہوں نے بھی میرے ساتھ عملاً خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کئے رکھی۔

حضور نے فرمایا کہ وہ میری زندگی میں اس قدر ساتھ دینے والی تھیں کہ جبکہ میں قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر تھا ایک دن عصر کے بعد کسی دُور کے محلے میں خدام الاحمدیہ کا کوئی پروگرام بنایا گیا۔ مجھے گھر سے باہر جانا تھا اور گھر میں میری بچی امۃ الشکور بڑی سخت بیمار تھی۔ اسے اس شدت کے اسہال تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا وزن نصف رہ گیا۔ بدن کا سارا پانی نچڑ گیا۔ میری طبیعت نے گوارا نہیں کیا کہ میں اپنا پروگرام کینسل کر دوں اور بچی کے پاس ٹھہروں۔ میں نے ہومیو پیتھی کی ایک دوائی بچی کے منہ میں ڈالی اور منصورہ بیگم سے کہا کہ شفا اور زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے میرے پاس رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی گھبراہٹ اُن کے چہرے پر نہیں آئی اور انہوں نے مسکراتے ہوئے مجھے رخصت کر دیا۔ حضور نے فرمایا اس وقت بھی میرے سامنے وہ مسکراتا ہوا چہرہ ہے ـــ! اور اللہ کی شان یہ کہ جب میں واپس آیا تو بچی صحت مند تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بہت مصروفیات اور تکلیف کے وقت بھی آئے۔ ہجرت ۱۹۴۷ء کا وقت آیا جو کہ شدید روحانی ذہنی اور جسمانی اذیت کا دَور تھا۔ اس لیے کہ ہمیں نظر آرہا تھا کہ ہمارا وہ مرکز جس میں (حضرت اقدس) مدفون ہیں چھٹ جائے گا اور قتل و غارت اتنی ہو رہی تھی کہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا تھا وہ مظلوم تھا۔ اسے قتل کیا جا رہا تھا اسے شہر بدر اور ملک بدر کیا جا رہا تھا۔ ان کے اموال لوٹے جا رہے تھے عزتیں خراب کی جا رہی تھیں اور ان کی عزتوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے لُوٹا جا رہا تھا اس وقت سب لوگ یہ بات بھول گئے تھے کہ کس فرقہ کی طرف وہ منسوب ہو رہے ہیں صرف ایک بات یاد تھی کہ وہ اللہ اور محمد کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان انتہائی خطرناک دنوں میں جب میں جیپ میں بیٹھ کر اردگرد کے دیہاتوں کے دورہ کے لیے نکلتا تھا تو ۵۰ فیصد یقین یہ ہوتا تھا کہ میں واپس نہیں آؤں گا، لیکن منصورہ بیگم نے ایک دفعہ بھی اس کا اظہار نہیں کیا اور کبھی بھی مجھے نہیں روکا۔ وہ کوٹھی کا انتظام بھی سنبھالتی تھیں بچوں کو بھی سنبھالتی تھیں اور اس صورت حال کا مقابلہ بھی بشاشت سے کرتی تھیں۔

حضور نے فرمایا کہ پھر پارٹیشن کا وقت آیا قادیان سے ہجرت شروع ہوئی تو ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء کو حضرت مصلح موعود نے حضرت اماں جان اور خاندان کی دیگر مستورات اور بچوں کو بہت سی مصلحتوں کے ماتحت پاکستان بھجوا دیا اور فیصلہ ہوا کہ حضرت مصلح موعود کے ساتھ صرف آپا صدیقہ (حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ مدظلہا) ٹھہریں گی۔ منصورہ بیگم نے اصرار کیا کہ میں نہیں جاؤں گی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نہیں مانے۔ آخر انہوں نے حضرت مصلح موعود سے اصرار کر کے اجازت لی۔ حضور نے فرمایا کہ شاید کوئی سوچے کہ وہ اپنے میاں کو ان حالات میں چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی ہوں گی، لیکن جب حالات نے حضرت مصلح موعود کو مجبور کر دیا کہ وہ ہجرت کر جائیں تو منصورہ بیگم اپنے میاں کو چھوڑ کر حضرت مصلح موعود کے ساتھ پاکستان آگئیں۔

حضور نے ۱۹۵۳ء کے پُر آشوب دور کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں ان دنوں لاہور میں تھا اور کالج کا پرنسپل تھا۔ جب ایک روز حالات انتہائی مخدوش تھے اور مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے پورا ممکن زور لگایا کہ میں کالج نہ جاؤں تو میں نے کہا کہ آج ہی تو دن ہے کہ میں کالج جاؤں کیونکہ مجھ پر احمدی اور غیر احمدی لڑکوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور درد صاحب کے روکنے کے شدید ترین اصرار کے باوجود میں کالج گیا۔ حضور نے فرمایا کہ منصورہ بیگم کے چہرے پر ملال تھا ہی نہیں۔ ایسے مشکل حالات میں بڑی بشاشت کے ساتھ وقت گذارا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ بڑی دلیر عورت تھیں ۱۹۷۶ء میں جب میں امریکہ گیا تو مجھے ایک خط ملا جس میں کہا گیا تھا کہ تین دفعہ آپ کی جان لینے کی کوشش کی جائے گی اور چوتھی بار اغوا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں نے تو خط لے کر جیب میں ڈال لیا کیونکہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ ڈر کسے کہتے ہیں۔ پھر میں نے سوچا کہ جماعت کہے گی کہ ہمیں بتایا نہیں اس پر میں نے انہیں بتا دیا۔ جب کینیڈا میں ٹورانٹو پہنچا تو ہوائی اڈے پر سامان وغیرہ کی چیکنگ کے دوران ہمیں ایئرپورٹ سے باہر ایک علیحدہ عمارت میں لے جایا گیا جہاں احباب جماعت استقبال کے لئے جمع تھے وہاں احباب جماعت سے مصافحہ ہوا۔ منصورہ بیگم نے بھی خواتین سے مصافحہ کیا اور جلدی سے فارغ ہو کر خاموشی سے میرے پیچھے آکر میرے پہریدار کے طور پر کھڑی ہو گئیں انہوں نے غور کیا کہ ایک آدمی غیر محسوس طور پر میرے قریب ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ منصورہ بیگم کی فراست بڑی تیز تھی وہ فوراً بھانپ گئیں کہ یہی وہ شخص ہے جس نے خط لکھا تھا۔ انہوں نے فوراً ڈیوٹی پر متعین خدام کو بتایا اس پر اس شخص کو پکڑ لیا گیا اس نے اعتراف کیا کہ یہ خط میں نے ہی لکھا تھا پھر اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

حضور نے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی زندگی کے اور واقعات سناتے ہوئے بتایا کہ جب وہ وقت آیا کہ مجھ پر خلافت کی ذمہ داریاں ڈالی گئیں تو میرے نفس کا ہر ایک حق انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا کہ میرے اوقات کا حرج نہ ہو۔ حتیٰ کہ اگر میں وٹامن کی گولی بھی خود نکال کر کھاتا تو ناراض ہو جاتیں کہ یہ کام آپ نے کیوں کیا یہ دو منٹ آپ کسی اور اہم جماعتی کام میں صرف کر دیتے یہ کام میں کروں گی۔ اس طرح سے انہوں نے مجھے سارے فکروں سے آزاد کر دیا اس لئے ان کا یہ حق ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں اللہ کے بے شمار فضل ان پر ہوں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں اور اصحاب اور خدام اسلام کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ جنت میں آپکو وہ پیار دے جو وہ زیادہ سے زیادہ دے سکتا ہے

حضور نے فرمایا کہ میرا تاثر ہے کہ میری حفاظت کے لئے انہوں نے یہ طریق بنا لیا تھا کہ جب تک میں سو نہ جاؤں وہ نہ سوتی تھیں اور کوئی کتاب پڑھتی رہتی تھیں اور جوں ہی میں سوتا تھا چند منٹ کے بعد بتی بجھا کر سو جاتی تھیں۔ حضور نے ۱۹۷۴ء کے واقعات کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ عورتوں کو تسلی دینے اور ان کے غم میں شریک ہونے کا کام انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔

حضور نے فرمایا کہ ان کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ مجھے آج پتہ لگا کہ انہوں نے ۱/۶ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ان کی جو اپنی آمدنی تھی وہ اسے بالکل چھپا کر خاموشی سے حصہ آمد ادا کر دیا کرتی تھیں اور کبھی مجھے پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور انہوں نے اپنا وصیت کا بیشتر حصہ پہلے ہی ادا کر دیا تھا۔ ۳۱ ہزار روپے کی جو باقی رقم رہ گئی تھی وہ میں نے اب ادا کر دی ہے۔ دفتر وصیت والوں نے کہا کہ بعد میں ادا ہو جائے گی مگر میں نے کہا کہ وصیت کی فائل میرے سامنے آنے سے پہلے ساری رقم ادا ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ ان میں کوئی شو نمائش یا دکھاوا بالکل نہیں تھا۔ وہ سارے سفروں میں میرے ساتھ رہیں۔ سپین کی مسجد کا جب سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا تو گاؤں کی عورتیں ان سے بہت پیار کرنے لگ گئی تھیں اور منصورہ بیگم نے ان سے پیار اس لئے کیا کہ اللہ انہیں نہ بھولے۔ اب جب اس مسجد کا افتتاح ہوگا تو عورتیں انہیں یاد کریں گی۔

حضور نے فرمایا کہ میرا اتنا خیال رکھتی تھیں کہ کبھی مجھے چائے کی پیالی نہیں بنانے دی۔ حضور نے فرمایا کہ میں بہت کم کھاتا ہوں اتنا کم کہ اگر آپ لوگ دیکھیں تو حیران رہ جائیں مگر یہ مختصر کھانا میری پسند کا ہونا چاہیئے۔ منصورہ بیگم ہمیشہ میری پسند کا خیال رکھتیں وہ غیر ملکی دوروں میں جس سے ملیں اس پر اپنا اثر چھوڑا۔ غانا میں ۱۹۷۰ء کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب ہم گئے تو فیصلہ کیا کہ سب سے مصافحے کریں گے جتنے مرد تھے اتنی ہی عورتیں تھیں اور ایک ہی وقت میں ہم دونوں فارغ ہوئے میں نے مردوں سے مصافحہ کیا انہوں نے عورتوں سے کیا اور ایک ایک عورت سے پوری بشاشت سے اور مسکراتے ہوئے کیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ احسان خدا تعالیٰ نے مجھ پر آپ کے خلیفۂ وقت پر کیا کہ ایک ایسی اچھی ساتھی عطا کی اس پر خدا کی حمد کریں۔

لا الٰہ الا اللہ

کا ورد کریں۔ اللہ اکبر کے نعرے لگائیں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ ان سارے غموں کو اڑانے کے لئے ایک ہی فقرہ کافی ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ موقعے غم کے نہیں بلکہ اللہ کی رحمتوں کے حصول کے ہیں اور انہیں اپنی غفلتوں سے ضائع نہیں کرنا چاہیئے اگر ہم اللہ کے وفادار بنے رہیں تو وہ ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش اسی طرح کرتا رہے گا جس طرح پہلے کرتا چلا آرہا ہے۔

تصحیح

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا حرمِ محترم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وفات کی جو خبر الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی ہے اس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی تاریخ پیدائش غلطی سے ۲۷ دسمبر ۱۹۱۱ء شائع ہو گئی ہے۔ براہِ کرم تصحیح فرمالیں کہ صحیح تاریخ پیدائش ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

اٹھڑا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تیزابیت معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج :
مطب ناصر دواخانہ - گول بازار ربوہ